...... "سوچ" ......

ہم میں سے ہر شخص کسی بھی معاملے میں ایک الگ ہی سوچ رکھتا ہے اور مختلف معیار زندگی کے ساتھ زندگی گزارتا ہے، کچھ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو کسی مقام پر آ کر سوچ اور معیار ایک کر لیتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایک ہی سوچ رکھتے ہوئے سفر شروع کرتے ہیں لیکن آگے چل کر سوچ یا معیار زندگی کے بارے میں نظریہ الگ ہو جاتا ہے۔

یہ ساری چیزیں تو آپ معاشرے میں رہتے ہوئے مختلف لوگوں سے میل ملاقات میں دیکھتے ہونگے، اکثر بزنس پارٹنر کیساتھ خیالات ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن کچھ عرصہ ایک ساتھ کاروبار کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ پارٹنر کا معیار تو کچھ اور ہے وہ تو کسی بھی قیمت پر بس منافع ہی کمانا چاہتا ہے، جھوٹ سچ دھوکہ فریب کی اس کو پرواہ نہیں...... جبکہ دوسرا پارٹنر چاہتا ہے کہ فیئر کاروبار ہو، دھوکہ دہی نہ ہو، جھوٹ نہ ہو...... ایسی صورت میں کاروبار الگ کر لئے جاتے ہیں، ویسے وجہ صرف یہی نہیں ہوتی بلکہ اور بھی وجوہات ہو سکتی ہیں، کاروبار الگ ہونے کی۔

عجیب سی بات ہے کہ شراکت دار ہوں یا سگے بھائی، ملکر خود محنت سے کاروبار شروع کرتے ہیں، پائی پائی جوڑ کر کچھ بنا لیتے ہیں اور پھر کچھ عرصے بعد جب سوچ بدلتی ہے تو ہر ایک دعویٰ کرتا ہے کہ زیادہ محنت تو میں نے کی تھی، فلاں نے کیا کیا...... اسی طرح معاملات خراب ہوتے چلے جاتے ہیں، وہ بزنس پارٹنر جو کہ خوب پیار محبت سے کاروبار شروع کرتے ہیں آخر میں ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے روادار نہیں رہتے، حالانکہ اپنا اپنا حصہ وہ لے چکے ہوتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں کی شراکت والی کاروباری کمپنیاں زیادہ عرصہ نہیں چل پاتیں اور بہت جلد مختلف ناموں سے یہ کمپنی دو، تین یا چار کمپنیاں بن کر اپنا کاروبار بھی سکیٹر لیتی ہیں اور گاہک بھی، کچھ ادھر کچھ ادھر ہو جاتے ہیں۔

سوچتا ہوں کہ ایسا کیوں ہو جاتا ہے...... کیوں ہمارے ہاں کی کمپنیاں، کاروبار میں اتنے زیادہ نہیں بڑھ پاتیں کہ وہ بھی دوسرے ملکوں میں اپنی برانچیں قائم کریں، اپنے ہاں کا مال دوسرے ممالک بیچ کر اپنے ملک کی ترقی کا سبب بنے، آخر دوسرے ممالک کے لوگ بھی تو ہمارے ملک آ کر اپنا مال لاتے ہیں اور روپیہ لے جاتے ہیں اور تو اور کھانے پینے والوں نے بھی ہمارے ملک میں شاخیں کھولیں اور روپیہ لے جانے لگے۔

غور کرتے جائیں تو بہت سی وجوہات سامنے آئینگی۔ ایک تو مال کی کوالٹی، اسکا تعداد

میں صحیح ہونا اور آپس میں کاروباری شراکت داروں کی ایمانداری کا ہونا بہت ضروری ہے اور یہ سب معاملات میں آتے ہیں، اگر معاملات ٹھیک ہوں تو کسی پارٹنر کو کوئی گلہ شکوہ ہو نہ کسی امپورٹر کو کسی ایکسپورٹر سے گلہ ہو......

لیکن ہم ایک دفعہ اپنے وطن سے کوئی مال منگوا کر جب دوبارہ منگواتے ہیں تو نہ ہی وہ کوالٹی ہوتی ہے نہ ہی تعداد اور یہ چیز ہمارے ملک کی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے۔ ہمارے ہاں کس چیز کی کمی ہے، صلاحیت ہے اور اتنی ہے کہ اگر اس کو پالش کیا جائے تو انشاء اللہ سب سے آگے ہم ہونگے، محنت ہے، لوگ محنت کرتے ہیں لیکن صلہ نہیں پاتے جس کی وجہ سے وہ بس ٹائم پاس کرنے لگ جاتے ہیں۔

دریاؤں کا پانی وافر مقدار میں ہے لیکن اس سے صحیح معنوں میں فائدہ نہ اٹھا سکنے کی بناء پر آج بجلی کی جو قلت ہے شاید ہماری تاریخ میں اتنی نہ رہی ہو، اب ایک باصلاحیت بندہ اور محنت ہو لیکن بجلی نہ ہو تو کیا خاک پروڈکشن وہ کرے گا۔

ملکی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ ہم ان چیزوں کی طرف توجہ دیں جن کی طرف ترقی یافتہ ممالک نے کوئی صدی بھر قبل توجہ دی، جب پروڈکشن اچھی ہو تو ملکی ضروریات سے زائد مال باہر بھیج کر زرمبادلہ کمائیں اور جو باہر ہمارے کاروباری بھائی بیٹھے ہیں وہ بھی ملکی مصنوعات کے بارے میں سنجیدہ ہو جائیں اور آپس میں کاروبار کرتے ہوئے معاملات بہتر رکھیں اور امید ہے کہ ہمارے وطن عزیز کا مال بھی باہر کی منڈیوں میں جگہ بنا لے گا، ہماری ذمہ داری یہ ہونی چاہئے کہ ہم یہ دیکھیں کہ خود میں کس قدر "کم" خدمت کر رہا ہوں، جہاں یہ بات آئی کہ میں نے یہ کیا فلاں نے کیا کیا؟ تو وہیں ترقی کا عمل رک جاتا ہے اور جب یہ بات مدنظر ہو کہ میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں تو ترقی کا عمل آگے چلتا جاتا ہے۔

وطن عزیز کی خدمت وطن سے دور رہ کر بھی کرنا ممکن ہے، یہ سوچنا چھوڑ کر کہ وہاں کے لوگ یا حکمران کیا کر رہے ہیں، یہاں سے زرمبادلہ بھیجیں اور وہاں کی اچھی پارٹیوں سے اپنی مصنوعات منگوا کر یہاں کی مارکیٹ بنائیں۔

کون کیا کر رہا ہے اس سوچ کو چھوڑ کر میں ملک کیلئے کیا کر رہا ہوں، کی سوچ پر کام شروع کیا جائے...... تو امید ہے کہ بہتری کی طرف گامزن ہو جائینگے...... اس کام میں وقت لگے گا، مشکل مراحل آئینگے لیکن جوانمردی سے مقابلہ کرتے ہوئے چلنا ہوگا، آئیے معاملات کی بہتری اور اچھی سوچ کی جانب قدم بڑھاتے ہیں۔